42178 ـ نذر پورى نہ كرنے كى سزا

سوال

ايك شخص نے اطاعت كرنے كى نذر مانى اور پھر اسے پورى كرنے ميں سستى سے كام ليا اور نذر پورى نہ كى تو اس كى سزا كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نذر كى دو قسميں ہيں:

پہلى قسم:

نذر معلق: معلق نذر يہ ہے كہ نذر كو كسى چيز كے حصول پر معلق كر ديا جائے، مثلا كوئى شخص يہ كہے: اگر اللہ تعالى نے مجھے شفايابى سے نوازا تو ميں اتنا صدقہ كرونگا، يا پھر ميں اتنے روزے ركھوں گا، وغيرہ

دوسرى قسم:

نذر منجز: (يعنى جو معلق نہ ہو) مثلا كئى شخص يہ كہے كہ: ميرے ذمہ ہے كہ ميں اللہ كے ليے اتنے روزے ركھوں گا.

اور نذر كى يہ دونوں قسميں پورى كرنا واجب ہے، جب نذر مانى ہوئى چيز اطاعت و فرمانبردارى كا فعل ہو.

كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالى كى اطاعت كرنے كى نذر مانى اسے وہ نذر پورى كرنى چاہيے، اور جس نے اللہ تعالى كى نافرمانى اور معصيت كى نذر مانى تو وہ اللہ تعالى كى نافرمانى اور معصيت نہ كرے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6696).

اور معلق نذر کا پورا کرنا منجز نذر پوری کرنے سے زیادہ شدید ہے ۔ اگرچہ یہ دونوں قسمیں ہی پوری کرنا واجب ہیں جیسا کہ اوپر بیان بھی ہوا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ: اگر اللہ تعالی نے مجھے سلامت رکھا اور بچا لیا تو میں صدقہ کرونگا، یا میں ضرور صدقہ کرونگا، تو یہ ایك وعدہ ہے جو اس نے اللہ تعالی کے ساتھ وعدہ کیا ہے، لہذا اسے چاہیے کہ وہ اپنے اس وعدہ کو پورا کرے، وگرنہ وہ اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان میں داخل ہو گا:

تو اللہ تعالی اس کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دے گا اس دن تك جب وہ اس سے ملیں گے، اس کے سبب کہ انہوں نے وعدہ کرنے کے بعد اللہ تعالی سے وعدہ خلافی کی، اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے التوبة (76).

تو بندے کا اپنے پروردگار اور رب سے وعدہ نذر ہے جو اس کے لیے پورا کرنا واجب ہے؛ اور معلق نذر تو پوری کرنے میں اور بھی زیادہ لازم ہے کہ وہ ابتدا میں اس طرح کہے: میرے ذمہ اللہ کے لیے اتنا ہے.

اور اس کے خلاف کرنا اور وعدہ پورا نہ کرنے کا انجام دل میں نفاق پیدا ہونا ہے. اھـ تصرف کے ساتھ

دوم:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کی مذمت فرمائی ہے جو نذر مان کر اسے پورا نہیں کرتے، امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا سب سے بہتر میرا دور ہے، اور پھر اس کے بعد والا، اور پھر ان کا دور جو اس کے بعد والا، اور پھر ان لوگوں کا دور جو ان سے ملیں ہونگے، عمران رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں:

مجھے نہیں معلوم کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور کے بعد دو دور کہے یا تین دور ۔

پھر ان کے بعد ایسی قوم ہو گی جو گواہی دینگے، اور ان سے گواہی طلب نہیں کی جائےگی، وہ خیانت کرینگے، اور ان میں امانت نہیں رہے گی، اور وہ نذریں مانیں گے، لیکن نذریں پوری نہیں کرینگے، اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2535).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس حدیث میں نذر پوری کرنے کا وجوب پایا جاتا ہے، اور نذر پوری کرنا بغیر کسی اختلاف کے واجب ہے. اھ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول: " اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا " کا معنی یہ ہے کہ: یہ لوگ دینی معاملات میں اہتمام کرنے سے غافل ہونگے اور انہیں کھانے پینے اور راحت وآرام اور سونے کے علاوہ کسی اور کا فکر ہی نہیں ہو گا.

اور وہ موٹاپا مذموم ہے جو خود اپنے ہاتھوں سے کیا جائے، اور جو خلقتا اور پیدائشی موٹاپا ہو وہ مذموم نہیں.

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں: عون المعبود شرح ابو داود حدیث نمبر (4657).

سوم:

نذر پوری نہ کرنا منافقوں کی صفات میں سے ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور ان میں (یعنی منافقوں میں سے) کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالی سے عہد کرتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا تو ہم تیری راہ میں صدقہ و خیرات کرینگے اور نیك و صالح لوگوں میں ہونگے، اور جب اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے نوازتا ہے تو وہ بخل کرنے لگتے ہیں، اور وہ اعراض کرتے ہوئے پھر جاتے ہیں، تو اللہ تعالی اس کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دے گا اس دن تك جب وہ اس سے ملیں گے، اس کے سبب کہ انہوں نے وعدہ کرنے کے بعد اللہ تعالی سے وعدہ خلافی کی، اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے، کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالی کو ان کے دل کا بھید اور ان کی سرگوشی سب معلوم ہے، اور اللہ تعالی غیب کی تمام باتوں سے خبردار ہے التوبۃ (75 ـ 77).

چہارم:

اور جس شخص نے نذر مانی اور پوری نہ کی اور اللہ تعالی سے کردہ وعدہ پورا نہ کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ:

اس کے متعلق خدشہ ہے کہ اللہ تعالی اس کی سزا میں اس کے دل میں نفاق ڈال دے، تو وہ اللہ تعالی ملاقات کے وقت منافق ہو، تو اس وقت وہ خسارہ اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے:

(تو اللہ تعالی اس کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دے گا اس دن تك جب وہ اس سے ملیں گے، اس کے سبب کہ انہوں نے وعدہ کرنے کے بعد اللہ تعالی سے وعدہ خلافی کی، اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے)التوبۃ (76).

سعدی رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

یعنی: ان منافقوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالی سے عہد ومیثاق کیا کہ

(اگر اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے دے گا)

دنیا کا مال و متاع ہمیں زیادہ دے گا اور اس میں وسعت کرے گا تو:

(ہم ضرور صدقہ کرینگے اور نیك و صالح لوگوں میں سے ہو جائینگے)

تو ہم صلہ رحمی کرینگے، اور مصائب و تکالیف میں ایك دوسرے کی مدد و تعاون کرینگے، اور نیك و صالح اعمال کرینگے.

(تو جب اللہ تعالی نے انہیں اپنے فضل سے عطا کر دیا)

تو انہوں نے جو کچھ کہا تھا اسے پورا نہ کیا بلکہ:

(اس کے ساتھ بخل کرنے لگے، اور منہ موڑ کر)

اطاعت و فرمانبرداری سے پھر گئے

(اور وہ اعراض کرنے والے تھے)

یعنی: وہ خیر اور بھلائی کی طرف التفات کیے بغیر ہی چل نکلے، لہذا جب انہوں نے اللہ تعالی سے کیا ہوا وعدہ پورا نہ کیا تو اللہ تعالی انہیں اس کی سزا دیتے ہوئے

(انہیں اس کی سزا ان کے دل میں نفاق ڈال دیا)

وہ نفاق مستمر رہے گا

(اس دن تك جب وہ اس سے ملیں گے بسبب اس کے کہ جو انہوں نے اللہ سے وعدہ خلافی کی اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے).

لہذا مومن شخص کو اس شنیع وصف سے بچنا چاہیے کہ وہ اپنے رب سے یہ وعدہ کرے کہ اگر اس کا فلاں مقصد پورا ہو گیا تو وہ ایسے ایسے کرے گا اور پھر وہ اس وعدہ کو پورا نہ کرے، تو ہو سکتا ہے اللہ تعالی اس کی سزا میں اس کے دل میں نفاق ڈال دے جس طرح انہیں سزا دی.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے صحیحین میں حدیث ہے:

" منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور جب معاہدہ کرتا ہے تو غداری کرتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے "

تو یہ منافق جس نے اللہ تعالی سے وعدہ اور معاہدہ کیا کہ اگر اللہ تعالی اسے اپنے فضل سے نوازے گا تو وہ صدقہ کرے گا اور نیك و صالح لوگوں میں سے ہو گا، اس نے بات کی اور جھوٹ بولا، اور معاہدہ کیا اور اسے توڑ دیا، اور وعدہ کیا تو وعدہ خلافی کی، اور اسی لیے جن سے ایسا فعل صادر ہوتا ہے انہیں اس عمل پر وعید سنائی گئی ہے:

(کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ تعالی ان کے سینہ کے بھید اور سوگوشیاں جانتا ہے، اور یقینا اللہ تعالی غیب کی باتوں کا خبردار ہے).

اور وہ انہیں عنقریب ان کے ان اعمال کا بدلہ دے گا جنہیں اللہ تعالی جانتا ہے. اھـ

دیکھیں: تفسیر السعدی (546).

واللہ اعلم .